اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا ○ (النساء: 164)

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۔وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

دن گنے جاتے تھے جس دن کے لئے

دوشہر مقدس:۔

یہ دونوں شہر نبی ہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ، ایک میں خدا کا اور دوسرے میں رسول اللہ ﷺ کا گھر ہے ایک گھر کو خلیل اللہ نے آباد کیا اور دوسرے شہر کی مسجد کو رسول اللہ ﷺ نے آباد کیا، ایک میں نبی ﷺ کی ولادت ہوئی دوسرا آپ ﷺ کا مسکن ہے ایک میں آپ ﷺ کے اجداد مدفون ہیں ایک میں آپ ﷺ خود مدفون ہیں اور آپ کے اہل بیت بھی مدفون ہیں چنانچہ ایک میں جلال کا رنگ ہے اور دوسرے میں جمال کا رنگ ہے، مکہ اور مدینہ کے رہنے والوں کے مزاج میں ہی نمایاں فرق ہے۔ مدینہ طیبہ کے لوگوں میں عاجزی، اپنائیت، محبت زیادہ نظر آئے گی۔ان دونوں شہروں کے ساتھ ہر مومن کا قلبی تعلق ہے۔

دوحرم محترم:۔

مدینہ طیبہ بھی حرم ہے مکہ مکرمہ کو حضرت خلیلؑ کی دعا پر حرم قرار دیا گیا اور مدینہ طیبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی دعا پر حرم بنایا۔

اعمال کا ثواب:۔

آپ ﷺ کی مسجد میں حاضری بہت بڑی سعادت ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے **مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ** جو میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے اوپر میری شفاعت واجب ہو جائے گی

،مکہ مکرمہ میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر اور یہاں ایک نماز پڑھنے کا ثواب دس ہزار کے برابر، اسے مدینہ طیبہ کہتے ہیں طابہ کہتے ہیں منورہ کہتے ہیں۔

مدینہ کے دیوار و در جاگتے ہیں شجر جاگتے ہیں حجر جاگتے ہیں

ہمارے اکابر روتے تھے دعائیں مانگتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس شہر کا دیدار نصیب ہو جائے۔

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

پیر مہر علی شاہ صاحبؒ جب مدینہ طیبہ کی طرف چلے تو خواب میں نبی ﷺ کی زیارت بھی نصیب ہوئی تو انہوں نے اپنا تعریفی کلام کہا

اج سک متراں دی ودھیری اے کیوں دلڑی اداس گھنیری اے

لوں لوں وچ شوق چنیری اے اج نیناں نے لائیاں کیوں جھڑیاں

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ انکھیاں کتھے جا لڑیاں

کہ اے مہر علی تو کہاں اور تیری ثنا کہاں، تیری گستاخ آنکھیں کہاں جا کر اٹک گئی۔جس ذات کی تعریفیں خود پروردگار فرمائے اور قرآن جس پر گواہی دے وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ (الانشراح: 4) اے میرے محبوب ہم نے آپ ﷺ کا ذکر بلند کیا۔

ہے نظر میں جمال حبیب خدا جس کی تصویر سینہ میں موجود ہے

جس نے لا کر کلام الٰہی دیا وہ محمد ﷺ مدینہ میں موجود ہے

پھول کھلتے ہیں پڑھ پڑھ کے صل علی جھوم کر کہہ رہی ہے یہ باد صبا

ایسی خوشبو چمن کے گلو میں کہاں جو نبی کے پسینہ میں موجود ہے

ہم نے مانا کہ جنت بہت ہے حسیں چھوڑ کر ہم مدینہ نہ جائیں کہیں
یوں تو جنت میں سب کچھ مدینہ نہیں پر مدینہ میں جنت بھی موجود ہے

مسجد نبوی ﷺ میں ریاض الجنہ ہے اسے جنت کا ٹکڑا کہا گیا ہے

بنا لیا ہے بہاروں نے گھر مدینہ میں مہک رہی ہے فضائے حرم مدینہ میں
حضور آپ کے قدموں پر مٹنے والوں کا ہجوم رہتا ہے شام و سحر مدینہ میں
میں کیوں نہ منزل عقبیٰ کی جستجو کر لوں مجھے نصیب ہوا ہے سفر مدینہ میں
یہ آرزو ہے میری اے حبیب رب جہاں کہ میں جہاں بھی رہوں دل رہے مدینہ میں
بنا لیا ہے بہاروں نے گھر مدینہ میں

تو مدینہ طیبہ سفر انسان عشق و محبت کے ساتھ کرتا ہے یہ عام سفروں سے انوکھا سفر ہے۔

ظاہری غسل کے ساتھ روحانی غسل بھی:۔

اکابر نے لکھا ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب حاضری کا ارادہ ہو تو انسان اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے اور جسمانی غسل کے ساتھ روحانی غسل بھی کرے یہ سچی توبہ روحانی غسل ہے کیونکہ دنیا کا دستور ہے کہ جب کوئی دوست کسی دوست سے ملنے جاتا ہے تو وہ نہا دھو کر تیاری کر کے خوشبو لگا کر جاتا ہے اور یہاں کیلئے تیاری یہ ہے انسان پکی سچی توبہ کر لیں۔ یہ سب سے پہلا کام ہے۔

بلا لو اب تو اے آقا ٹھہر جانا نہیں اچھا تڑپ کر یوں دل مضطر کا مرجانا نہیں اچھا
مدینہ کا ارادہ ہو تو عشق نبوی پیدا کر تعلق ہو نہ جن سے ان کے گھر جانا نہیں اچھا

مدینہ طیبہ حاضری ہو تو دل میں نبی ﷺ کی سچی محبت بھی ہو۔

اے عشق نبی میرے دل میں بھی سما جانا مجھ کو بھی محمد ﷺ کا دیوانہ بنا جانا

جو رنگ کہ رومی پہ رازی پہ چڑھایا تھا اس رنگ کی کچھ رنگت مجھ پہ بھی چڑھا جانا
جس نیند میں ہو جائے دیدار نبی حاصل اے عشق کبھی مجھ کو وہ نیند سلا جانا
قدرت کی نگاہیں بھی جس چہرے کو تکتی تھیں اس چہرہ انور کا دیدار کرا جانا

موقعہ کے مناسب دعائیں:۔

حرم مدینہ میں داخل ہوں تو یہ دعا مانگیں کہ اے اللہ! یہ حرم محترم ہے اس کی برکت سے مجھے ہر حرام کام سے محفوظ فرما دے اور مجھے مدینہ طیبہ میں حیات طیبہ عطا فرما دے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّه حَيٰوةً طَيِّبَةً (النحل:97) تو اللہ رب العزت سے مدینہ طیبہ کی نسبت سے حیات طیبہ کی دعا مانگے۔

محبوب کی خدمت میں تحفہ:۔

درود شریف کی کثرت پڑھیں، قرآن مجید کی تلاوت کریں، امام شافعیؒ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف سفر کیا اور سولہ دنوں میں سولہ مرتبہ قرآن مجید مکمل پڑھ لیا۔ جتنا قرآن پاک پڑھیں یہاں آ کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ اور تحفہ بھیج دیں۔ کیونکہ جب کوئی دوست کسی سے ملنے جائے تو ہدیہ لے کر جاتا ہے تو ہم یہاں درود شریف اور کثرت تلاوت کا تحفہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کریں۔

خبردار! یہ جائے ادب ہے:۔

ہمیں مدینہ طیبہ کی ہر چیز کا احترام کرنا چاہیے مولانا قاسم نانوتویؒ جب بیر علی پر پہنچے تو جوتے اتار دیئے اور فرمایا کہ ہاں قاسم کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جس جگہ پر میرے آقا نے اپنے قدم مبارک لگائے ہوں میں قدموں کے ان نشانات کو جوتوں کے ساتھ پامال کروں، امام مالکؒ بھی مدینہ طیبہ کے اندر سواری نہیں

کیا کرتے تھے۔ یہاں آکر تو جنید بغدادیؒ کا بھی سانس رکتا ہے یہ اتنی ادب کی جگہ ہے کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ تمہاری آواز میرے محبوب ﷺ کی آواز سے بلند ہوگئی تو اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ (الحجرات:2) ے ہوئے عملوں کو ضائع کر دیں گے اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔ حضرت علیؓ نے مسجد نبوی ﷺ کے دروازے بنوانے تھے تو انہوں نے کاریگروں سے کہا کہ مسجد سے باہر آکر کام کریں یہاں شور نہ ہو حضرت عائشہؓ اگر کوئی شور کرتا تو اسے پیغام بھجواتی تھیں کہ لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِىِّ (الحجرات:2) کہ اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز سے اونچا نہ کرو۔

اعتراض سے احتراز کریں:۔ یہاں آکر اعتراضات سے بچنا چاہیے کہ یہ چیز ایسے نہیں ہے یہ چیز ایسے ہونی چاہیے یہاں یہ رنگ اچھا نہیں ہماری تو اوقات ہی یہاں کیا ہے یہ تو اللہ رب العزت کی رحمت اور کرم ہے کہ اس نے یہاں حاضری کی توفیق دے دی۔ یہاں خاموشی اختیار کرنی چاہیے ایک آدمی مدینہ طیبہ آیا اور دوکان سے چیزیں لینے لگا تو دوکاندار نے کہا کہ دہی بھی لے لو تو اس نے روانی میں کہا کہ مدینہ کی دہی تو کٹھی ہے رات کو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ ﷺ فرمایا کہ اچھا تم کہتے ہو مدینہ کی دہی کھٹی ہوتی ہے تو پھر یہاں سے نکل جاؤ، اب بڑا گھبرایا علماء سے پوچھا تو سب نے کہا کہ تمہیں چلے جانا چاہیے ذہن میں آیا کہ حضرت حمزہؓ آپ ﷺ کے چچا بھی تھے اور دوست بھی تھے ان کے مزار پر حاضر ہوا وہاں کچھ تلاوت کر کے ایصال ثواب کیا، سارا دن دعائیں مانگتا رہا تو حضرت امیر حمزہؓ کی زیارت نصیب ہوئی تو سیدنا امیر حمزہؓ نے فرمایا کہ دیکھو تمہیں نبی ﷺ یہ فرما چکے ہیں کہ یہاں سے چلے جاؤ، تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم عمل کرو ورنہ تمہارا ایمان سلب ہو جانے کا خطرہ ہے ۔

اہل مدینہ کی ضیافت کا انکار نہ کریں:۔

اور ایک بات یہ کہ کوئی شرعی عذر نہ ہو تو حتی الوسع کوشش کریں کہ اگر مدینہ طیبہ میں دعوت دی گئی ہو تو اس کو رد نہ کریں بلکہ یوں سمجھیں کہ یہ نبی ﷺ کی طرف سے دعوت دی جا رہی ہے۔ایک محدث کہتے ہیں کہ میں کئی دن سے مسجد نبوی میں مقیم تھا مجھ پر فاقہ آ گیا تو خیال ہوا کہ میں تو حضور ﷺ کا مہمان ہوں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں چنانچہ مواجہ شریف پر آئے اور عرض کی اے اللہ کے حبیب ﷺ! میں آپ کا مہمان ہوں اور بھوکا ہوں کہتے ہیں کہ میں سلام پڑھ کر دعا مانگ کر باہر نکلا ہی تھا کہ ایک آدمی سر پر ہنڈیا رکھے اور ساتھ میں کچھ روٹیاں لئے میرا نام پکار رہا تھا کہنے لگا میں دوپہر کو گہری نیند سو رہا تھا کہ خواب میں آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور فرمایا کہ فلاں شخص میرا مہمان ہے اس کو کھانا پہنچاؤ، چنانچہ میں گھر سے یہ چیزیں لے کر چلا اور آپ کا نام پکارنا شروع کر دیا۔

مواجہ شریف پر حاضری:۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ میں مواجہ شریف پر حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ جن لوگوں کو علم حدیث پڑھانے کے ساتھ نسبت ہوتی ہے تو حدیث پاک کے علم کی نسبت کی وجہ سے نبی ﷺ کے سینہ انور سے سورج کی شعاعوں کی طرح نور کی کرنیں نکلتی ہیں اور انکے دل کو منور کر دیتی ہیں تو اس جگہ پر ہم بہت محبت کے ساتھ رہیں،تو ہم مسجد میں جائیں اعتکاف کی نیت کریں مسجد والے اعمال کریں۔حضرت مولانا یوسف بنوریؒ فرمایا کرتے کہ میری نظر میں تو پوری مسجد نبوی ﷺ ہی مواجہ شریف کے مانند ہے لہذا وہ جہاں نماز پڑھتے تھے وہیں کھڑے ہو کر نبی ﷺ کی طرف دھیان کر کے صلوٰۃ وسلام پڑھ لیا کرتے تھے مگر علماء نے لکھا کہ بے شک عام نمازوں میں ایسا ہی کرے لیکن کوشش کر کے کبھی آگے بھی مواجہ شریف پر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو

حاضری سے پہلے صدقہ :۔

اب نیت کرلی، توبہ کے نفل پڑھ لئے ، سچی توبہ کرلی تو صدقہ بھی کرنا چاہیے کیونکہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم میرے پیارے حبیب سے بات کرنا چاہو تو تم صدقہ کرو جیسے ہی یہ آیت اتری حضرت علیؓ نے اس پر عمل کیا پھر اللہ نے امت کیلئے آسانی کردی اور اس حکم کو منسوخ کر دیا، لیکن ہمارے اکابرین اس پر عمل کرتے تھے تو ایک ریال کی بھی نیت کرلیں تو بہت ہے اللہ تعالیٰ تو ایک خشک کھجور پر بھی اجر عطا فرما دیتے ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ صاحب جب بھی حاضری دیتے تھے تو کچھ نہ کچھ ضرور صدقہ کرکے آتا۔ایک مرتبہ دس ہزار ریال صدقہ کیے۔اور اس میں راز یہ ہے کہ صدقہ بلا کو ٹالتا ہے اور آپ ﷺ کی ناراضگی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ہوسکتی۔ریاض الجنہ میں دعا مانگیں کہ یا اللہ تیرے پیارے حبیب ﷺ نے فرمایا کہ جس بندے کو جنت میں داخل کردیا جائے گا پھر اس کو کبھی جنت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔تو جب آپ نے اپنی رحمت سے دنیا کی اس جنت میں داخل فرما دیا تو اب مجھے آخرت میں جنت سے محروم نہ فرمانا، بہرحال دعا مانگتے ہوئے جائیں وہاں پہنچ کر ذہن میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ (النسآء:64) اے میرے پیارے حبیب ﷺ! اگر ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تو ان کو چاہیے تھا کہ یہ آپ کے پاس حاضر ہوتے اور اپنے لئے استغفار کرتے وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ (النسآء:64) اور اللہ کے رسول بھی ان کیلئے استغفار کرتے تو لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النسآء:64) وہ اللہ تعالیٰ کو تواب اور رحم کرنے والا پاتے مواجہ شریف پر حاضر ہوکر صلوۃ وسلام پڑھیں اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بہرحال دل

کی حاضری کے ساتھ وہاں جا کر کھڑے ہوں۔

مواجہ پر کتنی دیر کھڑے رہیں:۔

حضرت مرشد عالمؒ فرماتے تھے کہ جب تک دل حاضر رہے وہاں کھڑے رہو چاہے تھوڑی دیر کیلئے ہی ہو۔وہاں ہوتے ہوئے ادھر ادھر کی سوچ رکھنا ادب کے خلاف ہے۔

ایک نکتہ کی بات:۔

حضرت مولانا محمد اشرف شاہؒ فرماتے کہ ہمیں کتابوں میں ایک نکتہ ملا ''جو آدمی دور سے درود شریف پڑھتا ہے تو فرشتہ اسے پہنچاتا ہے اور جو قریب آکر درود شریف پڑھتا ہے تو خود میں اسے سنتا ہوں'' حدیث پاک میں یہ آتا ہے،تو وہ فرماتے تھے کہ یہاں شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ جب قریب آکر درود شریف پڑھتے ہیں تو نبی ﷺ خود اسے سنتے ہیں تو پھر چاہیے کہ مواجہ شریف پر آپ ﷺ کے سامنے کلمہ بھی پڑھ لے اس کے بعد یہ عرض کرے کہ اے اللہ کے پیارے حبیب ﷺ! میں نے آپ کے سامنے کلمہ پڑھا ہے اب قیامت کے دن میرے ایمان کی گواہی عطا فرما دیجئے،اور قیامت کے دن جس کے ایمان کی گواہی نبی ﷺ نے دے دی اس کا بیڑا پار ہو جائے گا۔

حضرت نانوتویؒ کی حاضری:۔

حضرت نانوتویؒ ایک مرتبہ مواجہ شریف پر حاضر ہوئے جب باہر نکلے تو چہرہ بڑا منور تھا بڑا تازہ، پرانوار تھا، تو کسی نے دیکھ کر کہا کہ حضرت آج تو چہرے کا عجیب حال ہے فرمانے لگے!

میرے آقا کا مجھ پر تو ایسا کرم تھا ۔۔۔ بھر دیا میرا دامن پھیلانے سے پہلے
یہ اتنے کرم کا عجب سلسلہ ہے ۔۔۔ نشہ رنگ لایا پلانے سے پہلے

پھر جالیوں کی طرف دیکھ کر فرمایا

سلامت رہے تیرے روضے کا منظر چمکتی رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذر ہمیں بھی عطا ہو وہ روح بلالی

مدینہ سے رخصت ہونے لگے تو یہ کہا

ہزاروں بار تجھ پر اے مدینہ میں فدا ہوتا جو بس چلتا تو مر کر بھی نہ میں تجھ سے جدا ہوتا

دل کیسا ہو؟

اس جگہ پر ہم اپنے دل کو صاف کر کے لے کر آئیں اگر ہم گندے دلوں کو لے کر جائیں گے تو اس میں کیا نور آئے گا؟ جو صاف دل کو لے کر آئے گا وہ بھرا ہوا دل لے کر واپس آئیگا۔ایک شاعر نے کیا خوب کہا

سوچتا ہوں میں تب جنم لیتا جانے پھر کیا سے کیا ہوا ہوتا
چاند ہوتا تیرے زمانے کا تیرے ہاتھوں سے میں بٹا ہوتا

اور میں آپ کی گلیوں کی خاک ہوتا اور آپ چلتے تو میں آپ کے پاؤں کو بوسہ دیتا،اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی محبت نصیب فرمائے۔تو نبی ﷺ کی خدمت میں ہم صلوٰۃ وسلام محبت کے ساتھ پڑھیں اللہ تعالیٰ ہماری اس حاضری کو قبول فرمالیں۔آمین،

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

مناجات

اپنے دامان شفاعت میں چھپائے رکھنا میرے سرکار میری بات نبھائے رکھنا
میں نے مانا کہ گنہگار ہوں پر آپ کا ہوں اس گنہگار سے سرکار نبھائے رکھنا
ذرہ خاک کو خورشید بنانے والے خاک ہوں میں مجھے قدموں سے لگائے رکھنا